نابالغ بچے کو نماز روزے وغیرہ عبادات کا ثواب ملتا ہے؟

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ نابالغ سمجھدار بچہ اگر درست عبادت کرے مثلا رمضان کا روزہ صحیح رکھا یا نماز صحیح ادا کرتا ہے، تو کیا اسے ان عبادات کا ثواب ملے گا؟ ہم نے سنا ہے کہ نابالغ مکلف نہیں ہوتا، اس لئے انہیں گناہ کی طرح ثواب بھی نہیں ملتا؟

جواب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نابالغ سمجھدار بچہ عبادات کا مکلف تو نہیں ہوتا، لیکن وہ جو عبادت کرتا ہے، اس پر اللہ تبارک و تعالی اسے اجر و ثواب عطا فرماتا ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ”لقي ركبا بالروحاء، فقال: من القوم؟ قالوا: المسلمون، فقالوا: من انت؟ قال: رسول الله، فرفعت اليه امراة صبيا، فقالت: الهذا حج؟ قال: نعم! ولك اجر“ ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم روحاء کے مقام پر کسی قافلہ سے ملے، تو ارشاد فرمایا: تم کس قوم سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم مسلمان ہیں، پھر انہوں نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ کا رسول ہوں۔ ایک عورت بچے کو اٹھائے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: کیا اس بچے کا بھی حج ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں! اور تجھے بھی ثواب ملے گا۔ (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب صحۃ حج الصبی واجر من حج بہ، ج 1، ص 431، مطبوعہ کراچی)

مذکور بالا روایت کے تحت عمدۃ القاری میں ہے: ”ان المراد ان ذلك بسبب حملها له وتجنيبها اياه ما يجتنبه المحرم واستدل به بعضهم على ان الصبي يثاب على طاعته ويكتب له حسناته وهو قول اكثر اهل العلم“ ترجمہ: اس سے مراد یہ ہے کہ بیشک عورت کو بچہ اٹھانے اور محرم کو جن چیزوں سے

بچنے کا حکم ہے، ان سے بچے کو بچانے کی وجہ سے ثواب دیا جائے گا۔ **بعض علماء** نے اس حدیث کی بناء پر یہ استدلال کیا ہے کہ بچے کو طاعت (نیک کام) پر ثواب ملتا ہے اور اس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں، یہی اکثر اہلِ علم کا قول ہے۔ (عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج 7، ص 553، مطبوعہ ملتان)

ردالمحتار میں ہے: "الصحیح ان حسنات الصبی له ولوالدیه ثواب التعلیم" ترجمہ: صحیح قول یہ ہے کہ بچے کی نیکیاں بچے کے لئے ہیں اور اس کے والدین کو تعلیم دینے کا ثواب ملتا ہے۔ (ردالمحتار، ج 01، ص 529، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

الاشباہ والنظائر میں ہے: "وتصح عباداته وان لم تجب علیه واختلفوا في ثوابها والمعتمد انه له وللمعلم ثواب التعلیم وکذا جمیع حسناته" ترجمہ: بچے پر اگرچہ عبادات واجب نہیں، لیکن (اگر وہ عبادات کرتا ہے، تو) اس کی عبادات درست ہیں اور اسے عبادات کا ثواب ملنے یا نہ ملنے کے بارے میں اختلاف ہے اور معتمد قول یہ ہے کہ اسے ثواب ملتا ہے اور معلم کو بھی تعلیم کا ثواب ملے گا، یہی حکم بچے کی تمام نیکیوں کا ہے۔ (الاشباہ والنظائر، ص 264، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: عبدالرب شاکر عطاری مدنی

مصدق: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Sar-9361

تاریخ اجراء: 07ذوالحجۃ الحرام1446ھ/04جون2025ء